فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی پر توجہ دیں تا کہ جن کاموں کیلئے فاؤنڈیشن قائم کیا گیا ہے انہیں جلد شروع کیا جا سکے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ بشاشت قلبی کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر فضل عمر فاؤنڈیشن میں دل کھول کر حصہ لیں۔

☆ ہر احمدی کے دل کو حضرت فضل عمرؓ سے ایک مستقل تعلق پیدا ہو چکا ہے۔

☆ مجھے یقین ہے کہ ٹارگٹ سے زیادہ انشاء اللہ وصولی ہوگی، گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

☆ سرمایہ کو کام میں لگانے کیلئے احتیاط کی ضرورت ہے زیادہ نفع کی اُمید میں سرمایہ کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتے۔

☆ اب قیامت تک اسلام کا کوئی ایسا سپہ سالار دنیا میں پیدا نہیں ہوگا جو یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور اب اس کا زمانہ شروع ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گذشتہ جمعہ سے قبل بدھ یا جمعرات کو مجھے فلو کا حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے سر درد اور طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی اور گذشتہ جمعہ میں یہاں حاضر تو ہوا ثواب کی خاطر لیکن جمعہ پڑھا نہیں سکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری بہت حد تک دور ہو چکی ہے لیکن ابھی تک میرے گلے پر کچھ اثر نزلہ کا ہے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے اور بہترین خدمت دین کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔

اس کے علاوہ بعض دوستوں نے منذر خوابیں دیکھی ہیں ہماری پھوپھی جان حضرت نواب امتہ الحفیظ صاحبہ نے کراچی میں کوئی خواب دیکھی وہاں سے انہوں نے مجھے ایک خط لکھا جو بعض وجوہات کی بناء پر یہاں دیر سے ملا صبح ہی میں نے وہ خط پڑھا میں وہ خط دوستوں کو سنا دیتا ہوں تا دعا کی تحریک پیدا ہو حضرت پھوپھی جان صاحبہ لکھتی ہیں کہ

”مجھے صبح سے سخت پریشانی ہے آپ دو بکرے ربوہ جاتے ہی اپنا صدقہ کر دیں اور کچھ کھانا بھی غرباء کو کھلوا دیں۔ نیز اپنی جان کی خاص حفاظت بھی کریں اور بزرگان سلسلہ کو دعا کی تحریک کر دیں اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو ہمیشہ اور ہمیں کوئی تکلیف نہ دکھائے“۔

(یہ خط پچھلے ماہ کی ۲۹ تاریخ کا لکھا ہوا ہے)

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا (بنی اسرائیل:۳) اللہ تعالیٰ ہی ہمارا کارساز پروردگار ہمارا محافظ اور ہمیں اپنی امان میں رکھنے والا ہے تدبیر تو کی ہی جاتی ہے صدقہ میں نے دے دیا ہے اور آئندہ بھی دیتا رہوں گا۔ جماعت خاص طور پر دعائیں کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور جماعت کو بھی ہر شر اور ہر بلا سے محفوظ رکھے۔

حضرت محترمہ پھوپھی جان کا ایک نواسہ بھی جو عزیزم مرزا نسیم احمد صاحب کا چھوٹا بچہ ہے چند دن

سے بیمار ہے کوئی انفیکشن ایسا پیدا ہوا ہے کہ ابھی تک آرام نہیں آ رہا کسی دوائی کا اثر نہیں ہو رہا اس عزیز بچہ کو دو چار روز سے ۱۰۵ تک بخار ہو جاتا ہے تمام دوائیوں کے باوجود دوست اس عزیز کے لئے بھی دعا کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا ایک چھوٹا سا عزیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی شفا دے صحت دے اور خادم دین بنائے۔

اب میں دوستوں کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کا اعلان ۱۹۶۵ء کے جلسہ سالانہ میں ہوا تھا اس جلسہ کی ایک تقریر میں میں نے یہ کہا تھا کہ

''اس لئے میں دوستوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی پہلی تمام مالی قربانیوں پر قائم رہتے ہوئے اور ان میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر بشاشت قلبی کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں بھی دل کھول کر حصہ لیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فنڈ کو بابرکت کرے'' اس وقت میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ لاکھ روپیہ سے کہیں زیادہ رقم جمع ہو جائے گی۔ شروع میں ابتدائی انتظامات پر کافی وقت خرچ ہوا اس کے نتیجہ میں میں نے بعد میں کسی موقعہ پر (غالباً گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر) یہ اعلان کیا تھا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کا سال جون کے آخر میں ختم ہوگا اور یکم جولائی سے نیا سال شروع ہوگا۔ پس اس سال کی یکم جولائی سے فضل عمر فاؤنڈیشن کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہے۔ جون کے آخر تک عملاً اور انتظاماً پہلا سال ہی جاری رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے کہ اس نے جو خواہش ہمارے دل میں پیدا کی تھی کہ اس فنڈ کی رقم ۲۵ لاکھ روپے سے کہیں زیادہ ہو جائے گی اس خواہش کو اس نے محض اپنی رحمت سے پورا کر دیا اس وقت تک فضل عمر فاؤنڈیشن کے اندرون پاکستان کے وعدے ۲۷ لاکھ ستر ہزار روپیہ تک پہنچ چکے ہیں اس کے علاوہ بیرون پاکستان کے وعدے ۸ لاکھ ۸۰ ہزار روپے کے ہیں۔ اس طرح کل وعدہ جات ۳۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپے تک پہنچ چکے ہیں۔ یعنی ۲۵ لاکھ سے گیارہ لاکھ ۵۰ ہزار روپے زائد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

بعض دوستوں کے مشورہ سے اور دعا اور فکر کرنے کے بعد میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ان وعدوں کی وصولی تین سال پر پھیلی ہوئی ہوگی دوست ہر سال ایک تہائی اپنے وعدوں کا ادا کریں اس لحاظ سے جون کے آخر تک بارہ لاکھ اور بیس ہزار کچھ سو کی رقم وصول ہونی چاہئے تھی لیکن اس کے مقابلہ میں جو رقم وصول ہوئی ہے وہ تیرہ لاکھ اٹھاسٹھ ہزار کی ہے۔ یعنی ایک تہائی سے زیادہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

میں نے بعض تقاریر میں یہ بھی کہا تھا کہ بعض دوست جو دنیا کی نگاہ میں غریب ہیں لیکن ان کے دلوں میں بڑا جذبہ ہے۔ وہ غربت کے باوجود کچھ رقمیں فضل عمر فاؤنڈیشن میں لکھوائیں گے اور تین سال کا انتظار نہیں کریں گے بلکہ کسی نے دس روپے کی رقم لکھوائی کسی نے پچاس اور کسی نے سو اور وہ یہ کہے گا کہ میں رقم فوری طور پر ادا کر دوں تا کہ میرے دماغ میں سے یہ بوجھ اتر جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کا مقروض ہوں اور مجھے اپنے وعدہ کو پورا کرنا چاہئے۔ اس لئے پہلے سال میں جیسا کہ میرا اندازہ تھا ایک تہائی سے ایک لاکھ چالیس ہزار روپے زائد جمع ہو گئے ہیں ان میں بہت سی ایسی رقوم بھی شامل ہیں کہ بعض مخلص جذبہ رکھنے والے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں سرشار دل وعدہ لکھوانے پر اپنی غربت کے باوجود مجبور ہوئے اور پھر ادائیگی بھی انہوں نے جلدی کر دی۔ اس کے علاوہ کچھ اور دوست بھی ہو سکتے ہیں کہ باوجود نسبتاً زیادہ مالدار ہونے کے ان کے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ وہ ایک تہائی سے زیادہ رقم ادا کر دیں۔

جہاں تک وعدوں کا تعلق ہے ہمارا کام قریباً ختم ہو گیا ہے قریباً میں اس لئے کہتا ہوں کہ تھوڑے بہت لوگ تو اندرون ملک میں بھی نئے وعدے لکھوائیں گے مثلاً جو احمدی دوست پچھلے سال برسر روزگار نہیں ہوئے تھے۔ وہ اگر اس سال برسر روزگار ہو گئے ہیں۔ تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہو گی کہ ہمیں بھی اس فنڈ میں حصہ لینا چاہئے تو اس قسم کی رقمیں تو وعدوں کی شکل میں بھی ادائیگی کی صورت میں بھی آتی رہیں گی لیکن جہاں تک بحیثیت مجموعی جماعت کا تعلق ہے اندرون پاکستان کے وعدوں کی جو کوشش ہے وہ اب ختم ہو گئی ہے اور اب وصولی کی طرف ہمیں زیادہ توجہ دینی پڑے گی۔

بیرون پاکستان میں بھی ہماری مخلص جماعتیں ہیں اور باوجود اس کے کہ وہ پھیلی ہوئی ہیں اور بعض جگہ چندوں کی وصولی کا طریق بھی ہم سے مختلف ہے مثلاً افریقہ کے بعض ممالک میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف قبائل کے احمدی مختلف گروہوں میں بیٹھتے ہیں اور مالی قربانی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک قبیلہ نے ۵۰۰ پونڈ کی رقم کا وعدہ لکھوایا یا ادائیگی کی اور دوسرے نے ۶۰۰ پونڈ کا وعدہ لکھوایا یا ادائیگی کر دی۔ تو پہلے قبیلہ کا سردار کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔ ہماری طرف سے یہ سات سو پاؤنڈ کی رقم وصول کر لیں۔ یہ ان کا طریق ہے۔ اسی طرح وہ اپنے اپنے چندوں کی رقوم کو شائد شرح سے بھی زیادہ ادا کر دیتے ہیں لیکن اس وقت تک ایک حد تک (سارے تو نہیں بعض باشرح چندہ دینے والے بھی ہیں) ان پڑھ قبائل جو نئے نئے اسلام لائے یا

اسلام کی تعلیم کو انہوں نے حاصل کیا۔ وہ اس طرح بھی ایک قربانی کی روح کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو غیرت دلاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں ان لوگوں کو وعدہ لکھوانے کی اتنی عادت نہیں جتنی نقد ادائیگیوں کی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ بیرون پاکستان میں وعدے اتنے نہیں ہوئے جتنا میرا اندازہ تھا لیکن خدا اگر چاہے (ہمیں دعا کرنی چاہئے) اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید بھی رکھتے ہیں تو تین سال گذرنے پر بیرون پاکستان کی آمد پندرہ لاکھ سے زائد ہو جائے گی۔ اس وقت تک بیرون پاکستان کے جو وعدے ہیں وہ آٹھ لاکھ اسی ہزار کے ہیں (جیسا کہ میں نے بتایا ہے) اور جو ان کی وصولی ہے وہ دو لاکھ باسٹھ ہزار کی ہے یعنی ایک تہائی سے کچھ کم ان کی وصولی ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک (مثلاً مغربی افریقہ کے بعض ممالک) میں کچھ سیاسی پریشانیاں پائی جاتی ہیں ممکن ہے اس کا اثر ہو یا ہمارے مبلغوں نے اس کی طرف پوری توجہ نہ دی ہو وَاللّٰہُ اَعْلَمُ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ ذمہ دار کارکن اس طرف توجہ دیں گے اور عملاً دو سال جو باقی رہ گئے ہیں تین سال میں سے ان دو سالوں میں وہ اتنی وصولی کر دیں گے کہ بیرون پاکستان کی وصولی پندرہ لاکھ روپیہ سے کم نہ رہے بلکہ اس سے زیادہ ہو جائے۔ اس طرح پر چالیس لاکھ کے قریب یا چالیس لاکھ سے اوپر یہ فنڈ بن جائے گا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے وعدوں کے لئے جدوجہد اور کوشش کا زمانہ ختم ہو گیا۔

وصولی کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہئے اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ دوسرے سال میں ایک تہائی نہیں بلکہ جو بقیہ رقم ہے اس کا ۳/۵ جس کو پنجابی زبان میں پنج دوونجی کہتے ہیں وہ رقم وصول ہو جائے اور تیسرے سال صرف ۳/۵ کی وصولی کی کوشش کی ضرورت باقی رہے۔

ہمارا تعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عارضی تعلق نہیں کہ زمانہ اس کو بھلا دے یا آپ کی یاد کو دھندلا کر دے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جماعت پر بحیثیت جماعت اور لاکھوں افراد جماعت پر بحیثیت افراد اپنے زمانہ خلافت میں احسان کی بڑی توفیق ملتی رہی ہے ان احسانوں کو جماعت کے دلوں سے زمانہ فراموش نہیں کر سکتا تو جس محبت کے تقاضا سے مجبور ہو کر ہم نے اس فنڈ کو کھولا تھا۔ اس کے لئے وعدے لکھوائے تھے اور یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم کم از کم ایک تہائی ہر سال ضرور ادا کرتے چلے جائیں گے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس وعدہ میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہو گی اس لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کے جو کارکن ہیں انہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ محبت کے سرچشمہ سے

فضل عمر فاؤنڈیشن کی نہر نکلی ہے اور وہ محبت جس وجہ سے پیدا ہوئی وہ عارضی وجہ نہیں تھی بلکہ اس احسان کی وجہ سے جس کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے اللہ سے توفیق پائی ایک احمدی کے دل کو آپؓ کی یاد سے ایک مستقل تعلق پیدا ہو چکا ہے پس وہ گھبرائیں تو نہ لیکن کوشش ضرور جاری رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی سکھایا ہے ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔(الذاریات:۵۶)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر مومنوں کو یاددہانی کرائی جانے کی ضرورت محسوس ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ مومن نہیں ہیں بلکہ جو مومن ہوتا ہے اسی کو ذکر فائدہ پہنچاتا ہے جو مومن نہیں ہوتا اس کو ذکر اور یاددہانی فائدہ نہیں پہنچاتی۔غرض ایک طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ذَكِّرْ یاددہانی کراتے چلے جایا کرو دوسری طرف ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ ہمارا ذَكِّرْ کہنا مومنوں کے ایمان کی کمزوری کا اعلان نہیں ہے بلکہ ان کے ایمان کی پختگی کا اعلان ہے کیونکہ مومن ہی یاددہانی سے فائدہ اُٹھاتے ہیں جو ایمان کے کمزور اور منافق ہیں ان کو جتنی مرضی ہو آپ یاددہانیاں کراتے چلے جائیں ان کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔غرض فضل عمر فاؤنڈیشن کے نظام کو، اس کے کارکنوں کو ذَكِّرْ کے حکم کے ماتحت وصولی کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے اور میں جماعت سے یہ توقع اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانتے ہیں اور وہ دنیا کو یہ کہنے کا موقع نہیں دیں گے کہ دعویٰ محبت کا تھا مگر عمل اس کے مطابق نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ اوّل تو ہمارے زبانی دعوے ہوتے ہی نہیں لیکن اگر ہمیں کوئی دعویٰ کرنا بھی پڑے تو عمل کے مقابلہ میں بڑے چھوٹے دعوے ہوتے ہیں کیونکہ ہم اپنے مقام انکسار اور تواضع کو پہچانتے ہیں اور یہ یقین ہر احمدی کے دل میں ہے کہ جو کچھ توفیق اسے ملتی ہے وہ اس کے رب کی طرف سے ہی ملتی ہے اور وہ جب کوئی قربانی دے رہا ہو تو دوہرے شکر کے جذبات اس کے دل میں ہوتے ہیں ایک اس لئے کہ اس نے مالی یا جانی یا وقتی یا جذباتی قربانی یا عزت کی قربانی خدا کی راہ میں دی اور دوسرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اوپر بڑا ہی احسان کیا ہے کہ قربانی دینے کی اسے توفیق عطا کی۔پس جس طرح میرے دل میں کوئی گھبراہٹ نہیں ہے کہ دوسرے سال کی معینہ رقوم وصول ہوں گی یا نہ ہوں گی بلکہ مجھے یقین ہے کہ جو معینہ رقم ہے دوسرے سال کی۔اس سے زیادہ انشاء اللہ ہمیں وصول ہوگا۔فضل عمر فاؤنڈیشن کے کارکنوں کو بھی کوئی گھبراہٹ تو نہ ہونی چاہئے لیکن میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے نظام کو یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اب وعدوں کے حاصل کرنے کی بجائے رقوم

کی وصولی کی طرف زیادہ توجہ دیں کیونکہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس فنڈ کی رقم یعنی جو سرمایہ ہے اس کو خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ جن مقاصد کے پیش نظر فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام کیا گیا ہے ان کو پورا کرنے کے لئے جس روپیہ کی ہمیں ضرورت پڑے گی وہ اس فنڈ کی آمد سے حاصل کیا جائے گا۔ پس جتنا جلد ہمارے پاس سرمایہ جمع ہوگا اتنا ہی زیادہ ہم اس سے نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ پچھلے چند مہینوں میں جو تھوڑی سی رقوم کمپنیوں کے حصے لینے پر خرچ کی گئی تھیں اس سے چودہ پندرہ ہزار روپیہ کا نفع خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوگیا ہے اور امید ہے کہ اگلے دو چار مہینہ میں اور نفع ہوگا۔

فنڈ کے سرمایہ کو آگے کام پر لگانے کے لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے اور جو محتاط خرچ ہوں ان کا نفع زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا کہ پندرہ بیس فیصدی نفع کی امید پر سرمایہ کو خطرہ میں ڈال دیا جائے اس لئے نہایت محتاط طریق سے سرمایہ لگایا جاتا ہے لیکن اس طرح جو نفع ہوتا ہے وہ تین چار فیصدی سے زیادہ نہیں ہوتا۔ پس اس طرح کچھ آمد ہوگئی ہے لیکن کام تو بہت سے کرنے والے ہیں اور ان کاموں پر خرچ کرنا ہے نفع سے اور نفع ہونا ہے سرمایہ سے اور سرمایہ کا ۳؍۱ حصہ آپ نے پہلے سال میں دیا ہے۔ آئندہ سال ختم ہونے سے کہیں پہلے اگر سرمایہ زیادہ آجائے تو انشاء اللہ اور اس کے فضل سے زیادہ آمد ہوگی اور جن کاموں کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا گیا ہے ان پر جلد سے جلد توجہ کی جا سکے گی اور ان کے اچھے نتائج نکلنے شروع ہو جائیں گے۔

آخر میں دوستوں کو پھر دعاؤں کی تحریک کرتا ہوں میں تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ وہ ساری جماعت کو دشمن اور حاسد کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور اپنے فرشتوں کی پناہ میں رکھے کیونکہ انسان بڑا ہی کمزور ہے پل بھر کا پتہ نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت نہ ہو جب تک وہ اپنی امان میں کسی کو نہ لے لے اس وقت تک دشمن کا ہر وار کامیاب ہو سکتا ہے لیکن اگر اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے تو معجزانہ طور پر اس وجود کی یا اس جماعت کی حفاظت کی جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارتیں دی ہیں کہ اس جماعت کو غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے جس کے یہ معنی بھی ہیں کہ جب تک یہ جماعت اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے اور تمام دنیا میں اسلام کو غالب نہ کر لے اور تمام ادیان باطلہ کو اسلام کے دلائل سے شکست نہ دے لے اس وقت تک یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں ہے دنیا کی کوئی طاقت یا دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی

جماعت احمدیہ کو مٹا نہیں سکتیں۔ اسلام تو غالب ہو کر رہے گا اور ہم دعا کرتے ہیں اور ہماری انتہائی خواہش ہے کہ جب اسلام دنیا میں غالب آ جائے پھر بھی یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور قیامت تک شیطان کے حملوں سے یہ محفوظ رہے یہاں تک کہ وہ زمانہ آ جائے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انسان پھر اپنے رب کو بھول جائے گا اور یہ زمین اور اس پر بسنے والے مٹا دئے جائیں گے اور قیامت آ جائے گی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے ہی دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ اب اسلام کا کوئی ایسا سپہ سالار دنیا میں پیدا نہیں ہوگا جو یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور اس کا زمانہ اب شروع ہوا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپؑ کی تحریرات اس مسئلہ کے متعلق بڑی واضح ہیں۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے ہی اسلام کی وہ انتہائی خدمت کرنی ہے اور اسلام کے لئے ان انتہائی قربانیوں کو دینا ہے اور اسلام کی خاطر اس انتہائی جاں نثاری کا نمونہ پیش کرنا ہے جس کے نتیجہ میں اسلام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں غالب آنا ہے تو یہ جماعت بحیثیت جماعت یقیناً اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی امان میں ہے لیکن ہم میں سے ہر ایک کو اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری کسی کمزوری یا غفلت یا خود پسندی کی وجہ سے یا کسی حصہ جماعت کو ان کی کسی کمزوری یا غفلت کی وجہ سے اپنی حفاظت اور امان سے باہر نہ نکال دے۔ پس مومن کا کام ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب سے ڈرتا بھی رہے اور اس کی رحمت پر پوری امید بھی رکھے اور اس کی ذات پر کامل توکل بھی رکھے۔

پس میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت اور اپنی امان میں رکھے اور جو شر اور ابتلاء یا بلا مقدر ہو تو جیسا کہ اس نے وعدہ کیا ہے کہ انذار کی باتیں صدقہ وخیرات اور دعا سے ٹل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حد تک صدقہ وخیرات اور اس حد تک دعا کی توفیق عطا کرے کہ اس کے نتیجہ میں وہ شر اور بلاء ٹل جائے اور ہمیشہ ٹلتا رہے اور ہم اس کی امان میں اس کی رحمت کے سایہ تلے اسلام کا جھنڈا ہاتھ میں لئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں اور وہ دن نزدیک تر آ جائے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا کی تمام قومیں درود بھیجنے لگیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸؍اکتوبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۱ تا ۴)